41734 ـ حج وغیرہ کے سفری آداب

سوال

کیا سفر کے کوئی خاص آداب ہیں جن کا مسافر کو خیال رکھنا چاہیے اور خاص کر حج کے سفر میں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسافر کے آداب بہت زیادہ ہیں، اور علماء کرام نے انہیں جمع کرنے کی کوشش کی ہے، اور ان علماء کرام میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنی کتاب " المجموع " میں یہ آداب بہت اچھے طریقہ سے جمع کرتے ہوئے ان میں سے باسٹھ آداب ذکر کیے ہیں جن میں سے بعض آداب کو ذیل میں اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، لیکن جو شخص تفصیلی آداب معلوم کرنا چاہے وہ امام نووی کی کتاب" المجموع " میں تفصیلی کلام کا مطالعہ کرسکتا ہے:

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" سفر کے آداب کے متعلق باب "

یہ باب بہت ہی زیادہ اہم ہے، جس کی بار بار ضرورت پیش آتی رہتی ہے اور اس کے اہتمام کی تاکید اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے.

یہاں مختصر آداب کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے:

1 ـ جب سفر کرنا چاہے تو اس کے لیے دینی طور پر بااعتماد شخص اور اس وقت سفر کرنے میں سفری علم میں تجربہ کار شخص سے مشورہ کرنا مستحب ہے، اور مشورہ دینے والے شخص پر واجب ہوتا ہے کہ وہ مشورہ طلب کرنے والے شخص کے ساتھ خیرخواہی کرے اور اسے سچی نصیحت کرتا ہوا خواہشات وغیرہ سے پرہیز کرے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور معاملہ میں ان کے ساتھ مشورہ کرو.

اور بہت ساری احادیث میں ملتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے معاملات میں ان کے ساتھ مشورہ کیا کرتے تھے.

2 ۔ جب اس نے سفر کرنے کا عزم کر لیا ہو تو وہ اللہ تعالی کے ساتھ استخارہ کرے اور فرضی نماز کے علاوہ دو رکعت نماز ادا کر کے استخارہ کی دعاء کرے.

3 ۔ جب اس کا عزم حج یا جہاد یا کسی اور سفر کے لیے پختہ ہو جائے اور اس پر ٹھر جائے تو اسے سب معاصی اور گناہوں اور مکروہات سے توبہ کرنی چاہیے، اور مخلوق کے ساتھ جتنے بھی ظلم و ستم کیے ہوں ان سے بری الذمہ ہونے کے لیے ان حقوق کو ادا کرنا چاہیے، جتنا بھی ممکن ہو سکے قرض وغیرہ ادا کر دے، اور اس کے پاس جو امانتیں رکھی ہیں وہ مالکوں کو واپس پہنچائے، اور جس کے بھی اس کے ساتھ معاملات ہیں اس کے ساتھ معاملہ نپٹاتے ہوئے ختم کرے، اور اپنی وصیت لکھ کر اس پر گواہ بنائے اور جو حقوق اور قرض ادا نہیں کر سکا ان کا کسی کو وکیل بنادے تا کہ وہ اس کی جانب سے ادائیگی کردے، اور اپنے اہل وعیال اور جن کا نان و نفقہ اس کے ذمہ ہے ان کے لیے واپس پلٹنے تك خرچ چھوڑ کر جائے.

4 ۔ اپنے والدین اور ہر اس شخص کو راضی کرے جس کی اطاعت اور فرمانبرداری و صلہ رحمی اس کے ذمہ ہے.

5 ۔ جب حج یا جہاد وغیرہ کے لیے سفر کرے تو اس کے پاس زاد راہ حلال کمائی کا ہونا چاہیے، جو کہ خالصتا شبہ وغیرہ سے محفوظ ہو، اور اگر اس نے اس کی مخالفت کی اور غصب کردہ مال کے ساتھ حج یا جہاد کیا تو وہ نافرمانی کا مرتکب ہوا، اور ظاہری طور پر تو اس کا حج اورجہاد صحیح ہے لیکن اس کا حج مبرور نہیں ہوا.

6 ۔ حج وغیرہ کے سفر میں مسافر کے لیے مستحب ہے کہ وہ زاد راہ زیادہ سے زیادہ اپنے ساتھ لے تا کہ وہ ضرورتمندوں کی بھی مدد کر سکے، اور اس کا یہ زادہ راہ پاکیزہ اور حلال ہو:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے پاکیزہ اور اس میں سے جو ہم نے زمین سے تمہارے لیے پیدا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو، اور خراب اور گندی چیز خرچ کرنے کا قصد اور ارادہ مت کرو.

یہاں طیب اور پاکیزہ سے مراد جید اور اچھی چیز ہے، اور خبیث سے ردی اور خراب چیز مراد ہے، اور جو وہ خرچ کر رہا ہے اسے دلی خوشی کے ساتھ خرچ کرنا چاہیے تا کہ وہ قبول ہو کیونکہ یہ قبولیت کے زیادہ قریب ہے.

7 ۔ جب حج یا جہاد کے سفر کا ارادہ کرے تو اس کو ان کی کیفیت کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے کیونکہ یہ اس کے لیے ضروری چیز ہے؛ کیونکہ جو عبادت کا طریقہ نہیں جانتا اس کی عبادت صحیح نہیں ہو گی، اور حج پر جانے

والے شخص کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنے ساتھ ایسی کتاب رکھے جس میں حج کو مکمل تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہو اور میں مقاصد حج بیان ہوں اور اسے اس کتاب کا مطالعہ کرتے رہنے چاہیے، اور وہ سارا راستہ اس کتاب کا مطالعہ بار بار کرے تا کہ اسے اچھی طرح یاد ہو جائے.

اور عامة الناس میں سے جس نے بھی اس میں کمی و کوتاہی کی اور کتاب نہ رکھی اور نہ ہی حج کا طریقہ سیکھا تو خدشہ ہے کہ اس کے ارکان میں سے ایك رکن کی شرط میں خلل کی بنا پر اس کا حج صحیح نہ ہو، اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ مکہ کے عام لوگوں کی تقلید کرتے ہوئے اسی طرح اعمال حج کریں اور ان کا یہ خیال ہو کہ مکہ والے بالکل صحیح طرح حج کے اعمال جانتے ہیں اور وہ ان سے دھوکہ کھا جائے، جو کہ ایك فحش غلطی ہے.

اور اسی طرح غزوہ اور جہاد وغیرہ کرنے والے شخص کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس موضوع میں اپنے ساتھ کتاب رکھے جو اس کی ضروری مضامین پر مشتمل ہوں، اور جہاد کرنے والا شخص میدان جنگ میں پیش آنے والے امور اور اذکار وغیرہ جان سکے، اور اسے علم ہو سکے کہ دھوکہ دینا، عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا حرام ہے.

اور تجارتی سفر کرنے والے مسافر کو خرید و فروخت کے متعلقہ مسائل کی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے کہ اس کے لیے کونسی اشیاء کی خرید و فروخت حلال ہے اور کیا حرام ہے، کس سے خرید و فروخت باطل ہوتی ہے اور کس سے صحیح ...

8 ـ اسے سفر میں کوئی ایسا رفیق سفر تلاش کرنا مستحب ہے جو خیر وبھلائی پسند کرنے والا ہو اور شر سے دور بھاگے، اور اگر وہ بھول جائے تو رفیق سفر اسے یاد دہانی کرائے، اور اگر اسے یاد ہو تو اس میں رفیق سفر اس کی معاونت کرے، اور اگر اس کے ساتھ ساتھ اسے کوئی عالم دین رفیق سفر میسر ہو جائے تو اسے اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیے، کیونکہ وہ اپنے علم اور عمل کی بنا پر اسے ہر برے کام سے منع کرے گا، مثلا برے اخلاق، اور ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے، اور اخلاق فاضلہ اپنانے میں اس کا ممد و معاون ثابت ہو گا اور اسے اس پر ابھارے گا.

پھر اسے چاہیے کہ وہ اپنے رفیق سفر کو پورے سفر میں راضی رکھے اور دونوں میں سے ہر ایك اپنے ساتھی کے ساتھ صبر و تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اور وہ یہ سمجھے کہ اس کے ساتھ کو اس پر فضیلت حاصل ہے اور اسے حرمت حاصل ہے، اور بعض اوقات تھوڑی بہت بات پیش آجانے پر اسے صبر کرنا چاہیے.

9 ـ اس کے اپنے اہل و عیال اور دوست و احباب کو الوداع کہنا مستحب ہے، اور وہ اسے الوادع کریں اور ہر ایك دوسرے کو یہ دعاء دے:

" استودع الله دينك و امانتك و خواتيم عملك "

میں تیرے دین، تیري امانت اور تیرے اعمال کے خاتموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں.

اور مقیم شخص مسافر کو یہ دعا دے:

" زودك اللہ التقوى و غفر لك ذنبك و يسر الخير لك حينما كنت "

اللہ تعالی تجھے تقوی کے زاد راہ سے نوازے اور تیرے گناہ بخشے اور جہاں بھی تم ہو تمہارے لیے خیر وبھلائی کو آسان بنائے.

10 ـ جب وہ اپنے گھر سے نکلے تو مندرجہ ذیل دعاء پڑھنی سنت ہے:

" بِاسْمِ اللَّهِ ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إلا بِاَللَّهِ ، اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلِيَّ "

اللہ تعالی کے نام سے، میں نے اللہ تعالی پر توکل کیا، اللہ تعالی کی مدد کے بغیر نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے نہ کچھ کرنے کی، اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے کوئی گمراہ کر دے، یا میں پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں، یا میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جاہل بنوں یا مجھے کوئی جاہل بنا دے.

11 ـ جب وہ گھر سے نکلے اور سواری پر سوار ہونا چاہے تو بسم اللہ کہہ کر اس کے لیے یہ دعاء پڑھنی سنت ہے:

" الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ "

اس اللہ کی تسبیح ہے جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کر دیا، ہم اسے باندھ نہیں سکتے تھے، اور یقینا ہم اللہ کی طرف لوٹنے والے ہیں.

پھر وہ تین بار الحمد للہ، اور تین بار اللہ اکبر کہے، اور یہ دعا پڑھے:

" سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلا أَنْتَ "

اے اللہ تو پاك ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے، کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں.

اور پھر یہ دعاء پڑھے:

" اللَّهُمَّ إنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا , وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ , اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ , وَالْخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ , اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ , وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ , وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالأَهْلِ "

اے اللہ ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقوی کا سوال کرتے ہیں اور ہمیں وہ عمل کرنے کی توفیق دے جن سے تو راضی ہوتا ہے، اے اللہ ہم پر اس سفر کو آسان بنا دے، اور اس کی دوری ہم سے لپیٹ دے، اے اللہ ہمارے سفر میں تو ہمارا رفیق سفر ہے، اور اہل و عیال میں ہمارا نگہبان ہے، اے اللہ میں سفر کی تنگیوں اور برے مناظر اور مال اور اہل و عیال میں ناکام لوٹنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں.

اور جب وہ سفر سے واپس پلٹے تو اس دعا کے ساتھ ان الفاظ کا اضافہ کرے:

" آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ "

ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے اور عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں.

مقرنین کا معنی طاقت نہ رکھنا ہے، اور الوعثاء کا معنی سختی اور تنگی اور كآبۃ خوف وغیرہ سے نفس میں تغیر و تبدل ہے. اور المنقلب ، واپس پلٹنے کو کہتے ہیں.

12 ـ اکیلے سفر کی بجائے کچھ لوگوں کی جماعت کے ساتھ سفر کرنا مستحب ہے، کیونکہ حدیث میں ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر لوگوں کو اس کا علم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو اکیلا آدمی رات کو سفر ہی نہ کرے"

صحیح بخاری .

13 ـ سفر میں جانے والوں کے مستحب ہے کہ وہ اپنے میں ایك شخص جو علم و عمل اور رائے میں افضل شخص کو اپنا امیر بنا کر اس کی اطاعت کریں.

ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تین شخص سفر کے لیے نکلیں تو انہیں اپنے میں سے ایك شخص کو امیر بنا لینا چاہیے.

یہ حدیث حسن ہے، اسے ابو داود رحمہ اللہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

14 ـ رات کے آخری حصہ میں سفر کرنا مستحب ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم رات کے آخری حصہ میں سفر کرو کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے"

اسے ابو داود نے حسن سند كے ساتھ روايت كيا ہے، اور حاكم نے روايت كرنے كے بعد كہا ہے: يہ صحيح اور بخارى و مسلم كى شرط پر ہے.

اور ايك روايت ميں ہے:

" مسافر كے ليے رات كو زمين لپيٹ دى جاتى ہے "

الدلجۃ رات كے آخرى حصہ ميں چلنے كو كہتے ہيں.

اور ايك معنى يہ بھى كيا گيا ہے كہ: سارى رات كا چلنا.

15 ـ اسے چاہيے كہ وہ نرمى اور حسن اخلاق كا مظاہرہ كرے، اور راستے ميں لوگوں سے جھگڑنے اور ازدھام كرنے سے اجتناب كرے، اور اپنى زبان كو سب و شتم اور غيبت و چغلى جيسى بيمارى اور جانوروں كو لعنت كرنے اور قبيح الفاظ سے اجتناب كرے.

16 ـ مسافر كے ليے مستحب ہے كہ جب وہ كسى اونچى زمين پر چڑھے تو اللہ اكبر كہے اور جب ڈھلوان سے نيچے اترے تو سبحان اللہ كہے.

17 ـ مسافر جب كسى آبادى كے قريب پہنچے اور وہاں داخل ہونا چاہے تو اس كے ليے مندرجہ ذيل دعاء پڑھنى سنت ہے:

" اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا , وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا "

اے اللہ ميں اس بستى اور اس بستى والوں اور اس ميں جو كچھ ہے اس كى بھلائى كا سوال كرتا ہوں، اور اس كے اور اس كے رہنے والوں اور اس ميں جو كچھ ہے اس كے شر سے تيرى پناہ ميں آتا ہوں.

18 ـ مسافر كے ليے مستحب ہے كہ وہ اكثر اوقات دعاء ميں بسر كرے كيونكہ سفر ميں دعاء قبول ہوتى ہے.

19 ـ مسافر كو طہارت و پاكيزگى اور صفائى كا خيال ركھنا اور اوقات مقررہ ميں نماز كى پابندى كرنى چاہيے، اور پھر اللہ تعالى نے تو مسافر كے آسانى كرتے ہوئے اسے پانى نہ ملنے كى حالت ميں تيميم كرنے اور نمازيں جمع كرنے اور قصر كر كے ادا كرنا جائز كيا ہے.

20 ـ جب كسى جگہ مسافر پڑاؤ كرے تو سنت يہ ہے كہ وہ مندرجہ ذيل دعاء پڑھے:

خولہ بنت حكيم رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے

سنا:

" جو شخص كسی جگہ پڑاؤ كے ليے اترے اور پھر وہ مندرجہ ذيل دعاء پڑھے تو اسے وہاں سے كوچ كرنے تك كوئی چيز نقصان نہيں دے گی:

" أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ "

ميں اللہ تعالى كے مكمل كلمات كے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چيز كے شر سے جو اس نے پيدا كي.

اسے مسلم نے روايت كيا ہے.

21 - سفر ميں جو بھی اس كے رفيق سفر ہيں ان كے ليے اكٹھے پڑاؤ كرنا مستحب ہے، اور بغير كسی ضرورت كے ان كا عليحدہ عليحدہ پڑاؤ كرنا مكروہ ہے، اس كی دليل ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ تعالى عنہ كی مندرجہ ذيل حديث ہے:

وہ بيان كرتے ہيں كہ لوگ جب كہيں پڑاؤ كرتے تو گھاٹيوں اور واديوں ميں بكھر جاتے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تمہارا ان واديوں اور گھاٹيوں ميں بكھر جانا يقينا يہ شيطان كی جانب سے ہے، تو اس كے بعد جب وہ كسی جگہ پڑاؤ كرتے تو وہ سب آپس ميں ايك دوسرے كے ساتھ مل جاتے.

اسے ابو داود رحمہ اللہ نے حسن سند كے ساتھ روايت كيا ہے.

22 - مسافر كے ليے سنت ہے كہ جب وہ اپنی ضرورت اور اپنا كام پورا كر لے تو وہ اہل و عيال كے پاس واپس جانے ميں جلدی كرے، اس كی دليل مندرجہ ذيل حديث ہے:

ابو ہريرہ رضی اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" سفر عذاب كا ايك ٹكڑا ہے، جو تمہيں كھانے پينے سے منع كر ديتا ہے لہذا جب تم ميں سے كوئی ايك سفر سے اپنی ضرورت اور كام مكمل كر لے تو وہ اپنے اہل و عيال كی جانب (جانے ميں) جلدی كرے"

اسے بخاری اور مسلم نے روايت كيا ہے، نہمتہ كا معنى اس كا مقصد ہے.

23 - سفر سے واپسی ميں سنت يہ ہے كہ مندرجہ ذيل پڑھے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس پلٹتے تو ہر اونچی جگہ پر چڑھتے ہوئے تین بار اللہ اکبر کہتے اور پھر وہ یہ دعاء پڑھتے:

" لا إِلَهَ إلا اللَّهُ ، وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ , لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ , وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ , آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ , وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ "

اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریك نہیں، اسی کے لیے بادشاہی اور حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ تعالی نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی سب لشکروں کو شکست سے دوچار کر دیا"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

اور انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس آئے اور جب مدینہ کے پیچھے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" , آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ "

ہم واپس لوٹنے والے توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں.

وہ یہ دعاء پڑھتے رہے حتی کہ ہم مدینہ پہنچ گئے.

اسے مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے.

24 ۔ جب اپنے گھر پہنچے تو سنت طریقہ یہ ہے کہ گھر جانے سے قبل اپنے قریب ترین مسجد میں جا کر آنے کی نیت سے دو رکعت نماز ادا کرے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

کعب بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد سے ابتدا کرتے اور مسجد میں دو رکعت ادا کر کے وہاں بیٹھ جاتے"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

25 ـ مسافر كے آنے كى وجہ سے كھانا تيار كرنا مستحب ہے، اور اس كا اطلاق آنے والے مسافر كا خود كھانا تيار كرنا، يا اس كے ليے كسى دوسرے كا كھانا تيار كرنے پر ہوتا ہے، اس كى دليل مندرجہ ذيل حديث ہے:

جابر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" جب رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سفر سے مدينہ تشريف لائے تو اونٹ يا گائے ذبح كى "

اسے بخارى نے روايت كيا ہے.

26 ـ عورت كے ليے بغير كسى ضرورت بغير محرم كے سفر كرنا حرام ہے چاہے سفر قريب كا ہو يا دور كا، اس كى دليل مندرجہ ذيل حديث ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ تعالى اور يوم آخرت پر ايمان ركھنے والى عورت كے ليے حلال نہيں كہ وہ ايك دن اور رات كا سفر بغير محر كے كرے"

صحيح بخارى اور صحيح مسلم.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كى كلام كچھ تصرف كے ساتھ ختم ہوئى

ديكھيں: المجموع للنووى (4 / 264 ـ 287).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" حج كے سفر كے آداب دو قسموں ميں منقسم ہوتے ہيں:

واجب كردہ آداب اور مستحب آداب:

واجب كردہ آداب:

يہ كہ انسان حج كے واجبات اور اركان كى ادائيگى كرے، اور خاص كر احرام كى ممنوعہ اشياء اور عام ممنوع كردہ امور سے اجتناب كرے، جو كہ احرام يا بغير احرام كے ممنوع ہيں:

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

حج کے مہینے معلوم ہیں، جو کوئی بھی ان میں حج فرض کر لے نہ تو وہ بیوی سے ہم بستری کرے اور نہ ہی بے ہودہ گوئی اور فسق و فجور اور دوران حج لڑائی جھگڑا کرے البقرۃ (197).

اور سفر حج میں مستحب آداب یہ ہے:

انسان ہر وہ کام کرے جس کا اس کے لیے کرنا ضروری ہے، مثلا مال اور جان اور مرتبہ میں سخاوت کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کی خدمت بجا لائے اور ان کے ساتھ برے سلوك سے اجتناب کرے، اور ان کی تکلیف پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے، اور ان کے ساتھ احسان کرتا رہے، چاہے یہ احرام کے بعد ہو یا احرام پہننے سے قبل، کیونکہ یہ بلند مرتبہ اور فاضل قسم کے آداب ہیں جو ہر مومن مرد و عورت سے ہر وقت اور ہر جگہ مطلوب ہیں.

اور اسی طرح عبادت کرتے وقت بھی مستحب آداب ہیں، مثلا انسان کو حج مکمل طریقہ سے کرنا چاہیے، اس لیے اسے قولی اور فعلی آداب مکمل کرنے کی حرص رکھنی چاہیے" انتہی

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (21 / 16).

واللہ اعلم .